روزنامہ (ٹیلیفون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 16-اپریل 2011ء 12 جمادی الاوّل 1432 ہجری 16 شہادت 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 86

قرآن کریم کی قدرو منزلت

حضرت رسول اللہ ﷺ کے دل میں حفظ قرآن کریم کی اتنی قدر تھی کہ ایک غریب صحابیؓ جس کے پاس حق مہر کیلئے کچھ بھی موجود نہ تھا نہ رقم نہ جائیداد اور نہ ہی کوئی اور ساز و سامان تھا۔ ان کو قرآن کریم کی چند سورتیں یاد تھیں تو آنحضرت ﷺ نے بطور مہر وہی چند سورتیں قبول فرما کر ان کا نکاح پڑھ دیا۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب القراءۃ عن ظهر القلب حديث نمبر4642)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود بعض قرآنی آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

یہ ہماری کتاب ہے جس کو ہم نے تیرے پر اس غرض سے نازل کیا ہے کہ تا تو لوگوں کو کہ جو ظلمت میں پڑے ہوئے ہیں نور کی طرف نکالے سو خدا نے اس زمانہ کا نام ظلمانی زمانہ رکھا اور پھر فرمایا کہ خدا مومنوں کا کارساز ہے ان کو ظلمات سے نور کی طرف نکال رہا ہے اور پھر فرمایا کہ خدا اور اس کے فرشتے مومنوں پر درود بھیجتے ہیں تا خدا ان کو ظلمت سے نور کی طرف نکالے اور پھر فرمایا کہ ظلمانی زمانہ کے تدارک کے لئے خدائے تعالیٰ کی طرف سے نور آتا ہے وہ نور اس کا رسول اور اس کی کتاب ہے خدا اس نور سے ان لوگوں کو راہ دکھلاتا ہے کہ جو اس کی خوشنودی کے خواہاں ہیں سو ان کو خدا ظلمات سے نور کی طرف نکالتا ہے اور سیدھی راہ کی ہدایت دیتا ہے اور پھر فرمایا کہ خدا نے اپنی کتاب اور اپنا رسول بھیجا وہ تم پر کلام الٰہی پڑھتا ہے تا وہ ایمانداروں اور نیک کرداروں کو ظلمات سے نور کی طرف نکالے پس خدائے تعالیٰ نے ان تمام آیات میں کھلا کھلی بیان فرمادیا کہ جس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے اور قرآن شریف نازل کیا گیا اس زمانہ پر ضلالت اور گمراہی کی ظلمت طاری ہو رہی تھی اور کوئی ایسی قوم نہیں تھی کہ جو اس ظلمت سے بچی ہوئی ہو پھر بقیہ ترجمہ آیات ممدوحہ بالا کا یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے کہ تمہاری حالت معصیت اور ضلالت پر شاہد ہے اور یہ رسول اسی رسول کی مانند ہے کہ جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا اور ہم نے اس کلام کو ضرورت حقہ کے ساتھ اتارا ہے اور ضرورت حقہ کے ساتھ یہ اترا ہے یعنی یہ کلام فی حد ذاتہ حق اور راست ہے اور اس کا آنا بھی حقاً و ضرورتاً ہے یہ نہیں کہ فضول اور بے فائدہ اور بے وقت نازل ہوا ہے اے اہل کتاب تمہارے پاس ایسے وقت میں ہمارا رسول آیا ہے کہ جبکہ ایک مدت سے رسولوں کا آنا منقطع ہو رہا تھا۔ سو وہ رسول فترت کے زمانہ میں آکر تم کو وہ راہ راست بتلاتا ہے جس کو تم بھول گئے تھے تا تم یہ نہ کہو کہ ہم یونہی گمراہ رہے اور خدا کی طرف سے کوئی بشیر و نذیر نہ آیا جو ہم کو متنبہ کرتا۔ سو اب سمجھو کہ وہ بشیر نذیر جس کی ضرورت تھی آگیا اور خدا جو ہر چیز پر قادر ہے اس نے تم کو گمراہ پا کر اپنا کلام اور اپنا رسول بھیج دیا اور تم آگ کے گڑھے کے کنارہ تک پہنچ چکے تھے سو خدا نے تم کو اے ایماندارو نجات دی اسی طرح وہ اپنے نشان کو بیان فرماتا ہے تا تم ہدایت پاجاؤ اور تا عذاب کے نازل ہونے پر گمراہ لوگ یہ نہ کہیں کہ اے خدا تو نے قبل از عذاب اپنا رسول کیوں نہ بھیجا تا ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور مومن بن جاتے۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 648)

مستحق طلباء کی امداد

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

جس طرح ہماری جماعت دوسرے کاموں کے لئے چندہ کرتی ہے اسی طرح ہر گاؤں میں اس کیلئے کچھ چندہ جمع کر لیا جائے۔ جس سے اس گاؤں کے اعلیٰ نمبروں پر پاس ہونے والے لڑکے یا لڑکوں کو وظیفہ دیا جائے اس طرح کوشش کی جائے کہ ہر گاؤں میں دو تین طالب علم اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ (30/اکتوبر 1945ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم کے تحت حضرت مصلح موعود کی اس خواہش کی تکمیل کیلئے نگران امداد طلبہ کا شعبہ اس نیک اور مفید کام میں مصروف ہے۔ اور سینکڑوں غریب طلبہ اس شعبہ کے تعاون سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ امداد طلبہ کا یہ شعبہ اس تعاون کو آمد ہونے کے ساتھ ہی بہتر طور پر ممکن بنا سکتا ہے۔ لیکن اس کی آمد اس وقت بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ طلباء کی کتب، یونیفارم اور مقالہ جات کیلئے رقم کی فوری ضرورت ہے۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری 8 ہزار سے 10 ہزار روپے تک سالانہ
2۔ کالج لیول 24 ہزار سے 36 ہزار روپے تک سالانہ
3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کا اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

تبصرہ

الطریق۔ترجمہ قرآن سیکھنے کیلئے بنیادی اسباق

مؤلف: حافظ برہان محمد خان صاحب

صفحات: 97

قرآن کریم کو سمجھنے اور غور وفکر کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود نے عربی زبان سیکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے قرآن کریم کے ترجمہ اور اس کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے کسی قدر عربی گرائمر یعنی صرف ونحو کی ضرورت بیان فرمائی ہے ۔اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے قرآن کریم کی تلاوت اور عربی متن سے خدا تعالیٰ کے پیغام کو سمجھنے کے لئے ترجمہ قرآن سکھانے کا ایک پروگرام جماعت کے سامنے رکھا۔اس لئے ان امور کی روشنی میں قرآن کریم کے عربی متن کو درست پڑھنے کیلئے خوب اہتمام کرنا چاہیے۔قرآن کریم کی تلاوت کو اپنا معمول بنانا چاہے۔اور کسی قدر عربی اور اس کے قواعد کو سیکھ کر ترجمہ قرآن کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے ۔جہاں تک تلاوت کا تعلق ہے تو قراءت کے قواعد پر مشتمل اسباق اور مشقیں سیکھنے کیلئے قاعدہ یسرنا القرآن اور ترتیل القرآن اور کئی دیگر کتابچے موجود ہیں۔ترجمہ قرآن کیلئے عربی قواعد کے سمجھنے کی ضرورت ہے۔آسان انداز اور مبتدیوں کے لئے کتاب زیر تبصرہ بعنوان ’’الطریق الی تدبر القرآن المجید‘‘ مکرم حافظ برہان محمد خان صاحب نے تالیف کی ہے۔اس کتاب میں عربی الفاظ اور جملوں کی بناوٹ اور ترکیب کے سادہ اور عام فہم اصول کو چھوٹے چھوٹے اسباق کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ہر سبق کے ساتھ مشق دی گئی ہے تا کہ یہ قواعد سیکھنے والے کے ذہن میں اتر جائیں۔جس کے نتیجہ میں الفاظ اور جملوں کو دیکھ کر توجہ براہ راست ان کی ترکیب اور ان سے ابھرنے والے مفہوم کی طرف مبذول ہوجائے۔

ان اسباق کی غرض وغایت یہ ہے کہ سیکھنے والے کا ذہن عربی زبان سے اس طرح مانوس ہو جائے کہ براہ راست عربی الفاظ کا مفہوم اس کے ذہن میں ابھرنے لگے۔اس غرض کے حصول کیلئے عربی الفاظ کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ پیش کیا گیا ہے اور سمجھانے کا انداز بہت سلیس اور ہلکا پھلکا ہے ۔سب سے اہم بات یہ کہ قواعد کی وضاحت کیلئے زیادہ تر مثالیں قرآن کریم سے ہی لی گئی ہیں۔ہر سبق کو سمجھانے کے لئے اس کے ساتھ تعارف دیا گیا ہے تا کہ مبتدی کو کسی قسم کی مشکل پیش نہ آئے۔

کتاب کے آخر پر تتمہ لکھا گیا ہے جس میں بعض اہم اور یاد رکھنے کے قابل معلومات درج ہیں جن میں الفاظ کا چناؤ اور ان کا برمحل استعمال، جملے کے الفاظ اور الفاظ کے حروف کی کمی بیشی اور بعض الفاظ کا خاص انداز میں استعمال وغیرہ۔فرہنگ میں تمام مشکل الفاظ اور تراکیب کی وضاحت کی گئی ہے۔ترجمہ قرآن سیکھنے کیلئے یہ 35 اسباق ہر خاص وعام خاص طور پر طلباء کے لئے بہت ضروری ہیں۔

(ایف۔شمس)

بیت الشکر کا افتتاح

اللہ کے فضل وکرم سے ربوہ کی آبادی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے نئی بیوت الذکر کی تعمیر کی ضرورت پیش آ رہی ہے۔اللہ کے فضل سے محلّہ دارالشکر جنوبی کو نئی بیت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق ملی ۔ بیت الذکر کی تعمیر کیلئے ایک دوست مکرم مبارک احمد گورایہ صاحب نے 10 مرلہ کا پلاٹ اور ایک بہن نے 6 مرلہ کا پلاٹ عطیہ کیا۔حضور انور نے اس بیت الذکر کا نام بیت الشکر عطا فرمایا۔ یکم اگست 2009ء کو اس بیت الذکر کی بنیاد رکھی گئی ۔اس بیت الذکر کے محراب کی دائیں دیوار میں ایک اینٹ ایسی نصب کی گئی ہے جس پر حضور انور نے دعا کی تھی۔ 20 فروری 2010ء کو یوم مصلح موعود کے موقعہ پر اس بیت الذکر میں باقاعدہ باجماعت نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں اور مورخہ 13 ؍اگست 2010ء کو اس بیت الذکر میں باقاعدہ نماز جمعہ کا آغاز بھی ہوگیا۔

اس بیت الذکر کی ایک بیسمنٹ اور ایک گراؤنڈ فلور ہے۔تعمیر مکمل ہونے کے بعد مورخہ 2 ؍اپریل 2011ء کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھا کر افتتاح کیا۔اس کے بعد ایک تقریب منعقد ہوئی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، نظم، ترانے اور صدر صاحب محلّہ کے رپورٹ پیش کرنے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے تعمیر بیت میں خدمت کرنے والے احباب کو انعامات سے نوازا۔آپ نے نماز باجماعت کی اہمیت کے حوالہ سے مؤثر انداز میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک پہلا تعمیراتی مرحلہ آپ لوگوں نے اللہ کے فضل سے مکمل کر لیا ہے اب اگلا مرحلہ جو مشکل بھی اور ساری عمر کا مرحلہ ہے وہ اس بیت الذکر کو آباد کرنے کا مرحلہ ہے۔اب اس کی طرف بھرپور کوشش کریں اور اس بیت الذکر کو ہمیشہ آباد رکھنے کی کوشش کریں۔ آپ نے دعا کروائی اور پھر بیت الذکر کے صحن میں ایک پودا لگایا۔پھر تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔اللہ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس بیت الذکر کی تعمیر کے مقصد کو سمجھنے اور اس کو ہمیشہ آباد رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(اے۔طاہر)

اپنے مقدر پر یقین

جواں جذبے ہمارے گر رہیں گے
تو عظمت کے ہمالہ پر رہیں گے

ہمیں اپنے مقدر پر یقیں ہے
یوں ہی اونچے ہمارے سر رہیں گے

ہر اک آنگن میں اُتریں گے اُجالے
سدا پر نُور اپنے گھر رہیں گے

خدا کا فیض تو جاری رہے گا
قیامت تک یہ نامہ بر رہیں گے

ہمیں پھیلائیں گے حق و صداقت
یہ سہرے بھی ہمارے سر رہیں گے

سجائیں گے جو ارضِ گلستان کو
ہمیں حاصل وہ دیدہ ور رہیں گے

چلے آؤ کہ یہ بیمار کب تک
غمِ فرقت میں چشمِ تر رہیں گے

عبدالصمد قریشی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی جرمنی، فرانس، ہالینڈ اور بھارت کے دورہ کے دوران

واقفین نو کلاسز میں شفقتوں کے اچھوتے انداز اور انمول اور پُر معارف نصائح

مکرم افتخار احمد انور صاحب

تعلیم مکمل کر کے جماعت کو اطلاع کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرمنی کا دورہ فرمایا۔ مورخہ 20 راگست 2008ء کو واقفین نو کی کلاس ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ آپ میں سے جامعہ میں جانے والے کتنے ہیں فرمایا میرے سامنے جو بیٹھے ہیں ان میں کتنے ہیں جو جامعہ میں جانے والے ہیں۔ اس پر بچوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

حضور انور نے فرمایا اب جامعہ میں جانے والے وہ بچے اپنے ہاتھ کھڑے کریں جو پندرہ سال سے اوپر کے ہیں۔ اس پر بھی کافی تعداد میں بچوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

حضور انور نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ آپ میں سے ہر ایک کو پتہ ہے کہ وقف نو کیا چیز ہے؟

ایک بچے نے کھڑے ہو کر بتایا کہ وقف نو یہ ہے کہ جماعت کی خدمت کی جائے اور جو بھی جماعت کہے وہ کیا جائے۔ حضور انور نے اس بچے سے دریافت فرمایا کہ کیا بننے کا ارادہ ہے؟ جس پر بچے نے بتایا کہ جامعہ جانا ہے۔

حضور انور نے واقفین نو بچوں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ واقفین نو بچے یاد رکھیں کہ وہ چاہے جامعہ میں جا رہے ہوں یا ڈاکٹر یا انجینئر یا ٹیچر یا وکیل یا کسی اور لائن میں جانا چاہتے ہوں جب بھی اپنی تعلیم مکمل کریں آپ نے جماعت کو اطلاع دینی ہے۔ جو جامعہ میں ہوں گے ان کا تو پہلے ہی علم ہوگا۔ باقی سب نے اپنی پڑھائی سے فارغ ہو کر بتانا ہے کہ ہم نے اپنی تعلیم مکمل کر لی ہے اور اپنی پڑھائی سے فارغ ہو گئے ہیں۔ ہمیں جماعت جہاں بھجوانا چاہتی ہے بھجوا دے۔

حضور انور نے فرمایا آپ میں سے کچھ ایسے ہوں گے جو کسی ریسرچ فیلڈ میں جانا چاہتے ہوں گے۔ وہ اپنی ماسٹر کی ڈگری کرنے کے بعد ریسرچ میں جانا چاہتے ہوں گے۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کو اطلاع دیں کہ ہم نے ریسرچ میں جانا ہے۔ جماعت کو اطلاع دے کر اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا وقف کرنے کے بعد آپ نے صرف اور صرف جماعت کی خدمت کرنی ہے نہ کسی اور لائن میں جانا ہے۔ ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ آپ کے والدین نے آپ کو وقف کیا ہوا ہے۔

حضور انور نے 15 سال سے زائد عمر کے بچوں سے دریافت فرمایا کہ جنہوں نے وقف فارم پُر کر دیئے ہیں وہ اپنے ہاتھ کھڑے کریں۔ اس پر اس عمر کے تقریباً سب بچوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ حضور انور نے فرمایا اب آپ نے جو جامعہ میں نہیں جا رہے اپنے آپ کو پڑھائی کے بعد وقف کے لئے پیش کرنا ہے۔ جماعت جہاں چاہے آپ کو بھجوا دے۔ افریقہ میں بھجوائے، ایشیا کے کسی ملک میں بھجوائے، امریکہ کے ممالک میں بھجوائے یا جزائر میں بھجوائے۔ ہمیشہ یہ بات یاد رکھیں کہ آپ واقف زندگی ہیں۔ پڑھائی مکمل کرنے کے بعد آپ نے اپنا کوئی کام نہیں کرنا جہاں جماعت نے آپ کو لگانا ہے وہاں جانا ہے اور ایک واقف زندگی کے طور پر کام کرنا ہے اور کوئی ڈیمانڈ، کوئی مطالبہ نہیں کرنا۔ جہاں رہنے کے لئے کہا جائے، جنگل میں، Bush میں رہنا پڑے تو رہنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے غانا میں قیام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک علاقے میں قریباً ایک سال میں اکیلا رہا ہوں، عید پر بھی کل تین فرد ہوتے تھے، میں اور میری فیملی اور ایک معلم دوسرے علاقے سے آجاتے تھے۔ پانی اور بجلی کی کوئی سہولت نہیں تھی۔ ہمارے پاس ایک کیروسین لیمپ تھا اور کنویں سے بالٹی ڈال کر پانی نکال لیتے تھے۔ سہولیات نہیں تھیں۔

اسی علاقہ میں کیتھولک پادری کے پاس ساری سہولتیں تھیں، جنریٹر تھا اور سفر کے لئے موٹر سائیکل تھا۔ سب سہولیات تھیں، وہ پادری اپنے موٹر سائیکل پر نکل جاتا اور کئی کئی دن نظر نہیں آتا تھا اس سے پوچھا کہاں جاتے ہو تو اس نے بتایا کہ جنگل میں ایک گاؤں ہے۔ دس ہزار کی آبادی کا ان کی اپنی زبان ہے اور میں وہاں ان کی زبان سیکھنے جاتا ہوں۔ پوچھنے پر اس نے بتایا کہ زبان اس لئے سیکھ رہا ہوں کہ زبان سیکھ کر بائبل کا ترجمہ کرنا ہے۔ تو اب دیکھیں اس چھوٹی سی آبادی میں عیسائی جاتے ہیں اور وہاں قیام کرتے ہیں۔ مچھر کاٹتے ہیں اور وہاں سڑک نہیں ہے۔ جانے کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے۔ ایک چھوٹا سا ٹریک ہے جہاں موٹر سائیکل چل سکتا ہے تو ان حالات میں وہ لوگ اس قدر محنت کر رہے ہیں۔

ہمارے مربیان جس علاقے میں رہ رہے ہیں وہاں بھی دعوت الی اللہ کر رہے ہیں اس لئے کہ ان کی تعداد کم ہے۔ جب آپ مربی بنیں گے تو آپ کو ایسے Remote علاقوں میں بھجوایا جا سکتا ہے۔ وہاں جا کر مٹی کے کچے گھروں میں رہیں گے اور خدمت کریں گے اور زبان سیکھیں گے۔

حضور انور نے فرمایا Remote علاقوں میں لوکل معلمین جاتے ہیں۔ عیسائی مشنریز جنگل میں رہنے والوں کو عیسائی بنا رہے ہیں۔ انشاء اللہ ایک وقت آنا ہے کہ ان سب نے احمدیت میں آجانا ہے۔ کوشش کریں گے تو کام ہوگا اور یہ لوگ احمدیت میں آئیں گے۔ گھروں میں بیٹھ رہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ کوشش سے پھل ملتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جو ڈاکٹر بنیں گے ان کو ہمارے ہسپتالوں میں جو Remote ایریا ہیں، جنگلوں میں ہے بھجوایا جا سکتا ہے چھوٹے چھوٹے علاقوں میں، دیہات میں ہمارے سکول بھی ہیں جو ٹیچر بنیں گے ان کو وہاں بھجوایا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا جو انجینئرز بنیں گے وہ دور دراز علاقوں میں جا کر وہاں کی بیوت الذکر اور وہاں جو عمارات بن رہی ہیں وہاں انہیں کام کرنا پڑے گا۔

حضور انور نے فرمایا احمدیہ آرکیٹیکٹس ایسوسی ایشن کے تحت ہمارے انجینئرز جو کہ باقاعدہ واقف زندگی نہیں ہیں وہ وقف عارضی کرتے ہیں، دو دو تین تین ہفتوں کے لئے وقف کرتے ہیں اور افریقہ کے ممالک میں جاتے ہیں وہاں جا کر انہوں نے سولر انرجی اور ونڈ مل (Wind Mill) کے تجربے کئے۔ وہاں دور دراز کے علاقوں میں پہنچے، وہاں کے سفر کئے اور وہاں جا کر کام کیا۔ ان کو مچھروں نے کاٹا، ملیریا بخار ہوا لیکن انہوں نے کام کیا، بیوت الذکر، مشن ہاؤسز اور ہسپتالوں کو روشنی مہیا کی۔

حضور انور نے فرمایا آپ نے جو وقف نو ہیں۔ جنہوں نے ساری زندگی وقف میں پیش کرنی ہے۔ اس سوچ کے ساتھ تیاری کریں کہ آپ نے اپنی زندگی وقف کر کے کام کرنا ہے۔ اس لحاظ سے جو پندرہ سال سے اوپر کے ہیں اور ان کی سوچیں میچور (Mature) ہو چکی ہیں اپنے آپ کو اس کے لئے تیار کریں کہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد جماعت کو پیش کرنا ہے اس لحاظ سے واقفین نو کو دوسروں سے تھوڑا سا مختلف ہونا چاہئے۔ نمازوں کے پابند ہوں، پانچوں نمازیں پڑھنے والے ہوں۔ کوئی ایسا نہ ہو جو پانچوں نمازیں نہ پڑھتا ہو۔ رات کو نفل پڑھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت روزانہ کرنی چاہئے۔ کام پر جانے سے پہلے، سکول، کالج، یونیورسٹی جانے سے پہلے تلاوت کیا کریں۔ پھر قرآن کریم کو سمجھنے کی کوشش کریں، اس کی ٹرانسلیشن پڑھیں۔ پھر کوئی دینی کتاب مطالعہ میں رکھیں۔ چاہے روزانہ ایک صفحہ پڑھیں، روزانہ مطالعہ کریں۔ آپ کا علم بڑھے گا۔ تقریر میں بھی کام آئے گا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کوئی سوال ہے تو کر لیں۔ ایک واقف نو نے بتایا کہ مجھے دعوت الی اللہ کا بہت شوق ہے۔ دو بیعتیں کروائی ہیں۔ ایک تیسری بیعت بھی تیار ہے جو زیر (دعوت) ہے اور اس وقت رشین زبان سیکھ رہا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا بڑی اچھی بات ہے آپ کو رشیا بھجوا دیں گے۔

ایک بچے نے سوال کیا کہ کیا میں سکول میں دعوت الی اللہ کر سکتا ہوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ حکمت کے ساتھ دعوت الی اللہ کرنے کا حکم ہے۔ اگر دعوت الی اللہ کرتے ہو اور سکول والے روکتے ہیں تو پھر اپنی پڑھائی کرو اور حکمت کے ساتھ ان کو صرف یہ بتا دو کہ میں احمدی ہوں۔ آنے والے مسیح موعود کو ہم نے مانا ہے اور دوسرے اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس طرح چھوٹی چھوٹی باتیں بتاؤ۔ حضور انور نے اس بچے کو فرمایا اگر تمہارا اپنا کریکٹر اچھا ہے شریف ہو، گالی نہیں دیتے، سکول میں نماز پڑھتے ہو تو لوگ خود تم سے متاثر ہوں گے اور دعوت الی اللہ کا موقع مل جائے گا۔ حکمت کے ساتھ دعوت الی اللہ کا حکم ہے۔

ایک طالب علم نے کہا کہ میں ڈاکٹر بننا چاہتا ہوں تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ضرور بنیں جماعت کو ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔

ایک طالب علم نے کہا مجھے میڈیا میں گرافکس میں دلچسپی ہے اور زبان سیکھنے میں بھی دلچسپی ہے۔

فرمایا زبان میں بھی دلچسپی ہے تو پھر زبان کرو، گرافکس رہنے دو۔

ایک طالب علم کے سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ جنرل سرجری میں دلچسپی ہے تو وہ کرو لیکن پہلے میڈیکل میں داخلہ تو لو۔

ایک طالب علم کے سوال پر کہ مربی بننے کے لئے کون کون سی زبانیں ضروری ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ مربی بننے کے لئے اردو اور عربی سیکھو۔

ایک طالب علم نے کہا کہ مجھے Law اور میڈیسن میں داخلہ ملا ہے تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میڈیسن کرلو۔

ایک طالب علم کے سوال پر کہ میں نے فرنچ زبان سیکھنی ہے اور سیکھ رہا ہوں۔ ٹیچر بننے کا ارادہ ہے حضور نے فرمایا ہمیں فرنچ سپیکنگ ممالک کے لئے بھی ٹیچر چاہئیں۔

ایک بچے کے سوال پر کہ کیا جماعتی عہدیدار کے لئے داڑھی رکھنا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عہدیدار کے لئے ضروری ہے کہ اس کا نمونہ اچھا ہو، اس کا دل صاف ہونا چاہئے، سب کے ساتھ سچا ہونا چاہئے، کسی کے ساتھ غصہ سے بات نہیں کرنی چاہئے تا کہ دوسرے لوگ نرمی کی وجہ سے قریب آئیں۔ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ غصہ نہیں کرنا ورنہ لوگ دوڑیں گے۔ حضور انور نے فرمایا عہدیدار میں سب نیکیاں ہونی چاہئیں۔ اس کا لباس مناسب ہو۔ بات چیت کا انداز صحیح ہو، نمازیں پڑھنے والا ہو، دعائیں کرنے والا ہو۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا ہو۔ نفل پڑھنے والا ہو۔ ہر لحاظ سے مثالی ہو۔

(روزنامہ الفضل 5 ستمبر 2008ء)

جامعہ احمدیہ جرمنی کا افتتاح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے مورخہ 20/اگست 2008ء کو جامعہ احمدیہ جرمنی کا افتتاح فرمایا۔ تختی کی نقاب کشائی اور نوٹ بک میں زریں ارشاد لکھنے کے بعد حضور انور نے پُر بصیرت خطاب فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا قرآن کریم میں جن کا ذکر ہے تفقہ فی الدین کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں تا کہ آگے دین کو پھیلائیں آپ نے پیش کیا ہے یہ سمجھتے ہوئے کہ آپ میں وہ صلاحیت ہے کہ آپ دین کا علم سیکھ سکتے ہیں کیونکہ جو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ تمہارے گروہ میں سے، ہر قبیلے میں سے کچھ لوگ پیش کریں تو اللہ تعالیٰ کو یہ علم ہے اور تھا کہ ہر شخص اس گہرائی سے دینی علم حاصل نہیں کرسکتا اس لئے کچھ لوگ آئیں، دینی علم حاصل کریں ایک تو ذہنی صلاحیتیں وہ نہیں ہوتیں، دوسرے حالات وہ نہیں ہوتے ہر ایک کے تو آپ لوگوں کو جن میں سے بہت سارے واقفین نو ہیں۔ آپ کے ماں باپ نے دین کی خدمت کے لئے پیش کیا۔ آپ نے اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ کر اس کی توثیق اور تصدیق کردی کہ ہم اپنے آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ دین کی خدمت کے لئے پیش کریں گے اور کرتے ہیں۔ تو اس لحاظ سے اب آپ کی ذمہ داری ہے کہ اس علم کو سیکھیں اور باقی تمام ترجیحات اور توجہات سے نظر پھیر لیں اور صرف اور صرف اپنی Concentration اور توجہ اگر ہو تو جامعہ کی تعلیم کی طرف، دین کے علم کی طرف، قرآن کریم پڑھنے کی طرف، حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنے کی طرف، اس کے علاوہ کوئی آپ کا اور مقصد پیش نظر نہیں ہونا چاہئے۔ اس چیز کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

جامعہ کی تعلیم جو ہے اس کو یہ نہ سمجھیں کہ ایک معمولی تعلیم ہے۔ بہت محنت کا کام ہے اور جو مارکس (Marks) رکھے گئے ہیں وہ بھی اچھی خاصی Percentage ہے۔ اس لئے وہ بہر حال حاصل کرنے ضروری ہیں اور اب گزشتہ دو تین سال سے کینیڈا، یو۔کے اور اب یہاں کے جامعہ کا بھی جو فائنل رزلٹ ہے، جب وہ تیار ہو جاتا ہے تو میرے پاس آتا ہے۔ اس کے بعد میں دیکھوں گا کہ آپ کی گزشتہ سال کی ساری Percentage کہ ہر ٹرم میں کتنے کتنے نمبر لئے، باقی رپورٹس کیا ہیں، اس کے بعد آپ کی اگلی کلاس میں پروموشن (Promotion) ہوگی۔ یہ نہ سمجھیں کہ جامعہ کی انتظامیہ نے آپ کو پاس کردیا تو آپ پاس ہوگئے۔ فائنل Approval پھر میرے پاس آئے گی اور اب یوکے کا جامعہ بھی ہے۔ باوجود بار بار توجہ دلانے کے بعض لڑکے ایسے ہیں جو اپنی جگہ سے ہلتے ہی نہیں۔ کچھ فیل بھی ہوئے ہیں اور اگر ایک سال اور فیل ہوئے تو جامعہ سے فارغ کردیئے جائیں گے۔

اسی طرح ربوہ کے جامعہ میں بھی آخری کلاسوں میں توجہ دینی شروع کی ہے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہاں بھی بہتری کی صورتحال ہوگی۔ اس لئے بہت محنت کریں اور ہر ٹرم میں پاس ہونا ضروری ہے اور ہر مضمون میں پاس ہونا ضروری ہے اور اس کے علاوہ آپ کا جو روزانہ کا رویہ ہے اخلاقی حالت کا۔ اس کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔ ان ساری چیزوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہوگا۔ یہ نہیں کہ جامعہ میں داخل ہوگئے۔ اب جماعت کو بڑی مجبوری ہے۔ ضرورت پڑ گئی ہے اس لئے ضرور آپ کو جامعہ میں رکھنا ہے اور آخر تک پہنچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کی ضروریات پوری کرے گا کرتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

واقفین نو آرہے ہیں اس لئے اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ آپ لوگ جو ابتدائی طلباء ہیں۔ پہلی کلاس ہے۔ Poineer ہیں اس جامعہ کے، آپ لوگوں کو اپنے نمونے اور مثالیں قائم کرنی ہوں گی۔ کیونکہ جو مثالیں آپ قائم کر جائیں گے وہی پھر پیچھے آنے والے آپ کو Follow کریں گے۔ اس لئے محنت، اعلیٰ اخلاق اور پوری اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ انتظامیہ سے تعاون اور اپنی حالتوں کو درست کرنے کی طرف توجہ دینی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جامعہ کے بارے میں چند دن ہوئے۔ میر محمود احمد صاحب نے اپنی اہلیہ کی خواب لکھی جو حضرت مصلح موعود کی بیٹی ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک جہاز ہے اس میں حضرت مصلح موعود کے ساتھ وہ بیٹھی ہوئی ہیں اور جہاز اڑ رہا ہے اور نیچے جامعہ احمدیہ ہے اور جہاز اڑتا چلا جارہا ہے اور نیچے جامعہ احمدیہ چلتا جارہا ہے۔ ختم نہیں ہو رہا۔ تو اس کی ایک تعبیر یہ بھی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ دنیا میں جامعات کھلتے چلے جائیں گے۔ جہاں دینی علم حاصل کرنے والے پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ آئندہ ضرورت کے پیش نظر ہوسکتا ہے کہ جب تعداد بڑھے تو یورپ کے اور ملکوں میں بھی جامعہ کھلیں، امریکہ، کینیڈا اور ساؤتھ امریکہ وغیرہ کے علاقوں میں اور جامعہ کھلیں۔ جزائر میں جامعات کھلیں تو یہ تو کھلتے چلے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور دین کے خادم پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ لیکن آپ لوگ جن کو اب اللہ تعالیٰ نے یہ موقع عطا فرمایا ہے۔ اس طرف توجہ رکھیں۔

(روزنامہ الفضل 4 ستمبر 2008ء)

حضور انور کے ساتھ تصاویر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16/اگست 2008ء کو بیت السمیع جرمنی کا افتتاح فرمایا۔ بعدازاں حضور انور نے ایک تاریخی خطاب فرمایا۔ جس کے بعد بیت الذکر کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور اس موقع پر Hanover کی جماعتوں کی مجلس عاملہ، واقفین نو بچوں اور مختلف شعبوں میں ڈیوٹی دینے والے کارکنان نے مختلف گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

(روزنامہ الفضل 3 ستمبر 2008ء)

کیریئر کونسلنگ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرانس کا دورہ فرمایا۔ مورخہ 10/اکتوبر 2008ء کو بیت مبارک پیرس میں واقفین نو بچوں کی کلاس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کون سے کون سے لڑکے یونیورسٹی چلے گئے ہیں اور کیا کر رہے ہیں، کون سے مضامین لئے ہیں۔

یونیورسٹی جانے والے ایک طالب علم نے بتایا کہ وہ انجینئرنگ کر رہا ہے آئندہ الیکٹرانک کا پروگرام ہے۔ حضور انور نے اس سے دریافت فرمایا کیا کرو گے۔ اس بچے نے جواب دیا کہ پڑھائی مکمل کر کے اپنا وقف جاری رکھوں گا۔

ایک طالب علم نے بتایا کہ انگریزی زبان کی ڈگری میں پہلا سال ہے۔ اس کے بعد ٹیچر بھی بن سکتا ہوں اور ٹرانسلیٹر بھی بن سکتا ہوں۔

یونیورسٹی جانے والے ایک طالبعلم نے بتایا کہ یونیورسٹی کے تیسرے سال میں ہوں اور Law پڑھ رہا ہوں اور ابھی ابتدائی مرحلہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا انٹرنیشنل اخبار پڑھو۔

ایک اور طالب علم نے بتایا کہ Law میں پہلا سال ہے وکیل بننا چاہتا ہوں۔ وکیل بن کر جماعت کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔

ایک طالب علم نے بتایا کہ میڈیکل کالج میں پہلے سال میں ہوں۔ حضور نے فرمایا ٹھیک ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ اگلے سال یونیورسٹی کون کون جا رہا ہے۔ اس پر ایک بچے نے ہاتھ کھڑا کیا۔ حضور انور نے فرمایا جا کر کیا کرو گے۔ اس بچے نے جواب دیا کہ اکاؤنٹنگ کا کورس کروں گا۔ ایک اور بچے نے جواب دیا کہ اس کا ارادہ بھی یونیورسٹی جا کر اکاؤنٹنگ کورس کرنے کا ہے۔

ایک اور بچے نے بتایا کہ اس وقت سائنس انجینئرنگ میں ہوں، فنانس کے شعبہ میں جانا چاہتا ہوں۔ حضور انور نے اس بچے کو فرمایا کہ سول انجینئرنگ کرو، اکاؤنٹنگ میں دو کافی ہیں۔

ایک طالب علم نے بتایا کہ میڈیکل کے پہلے سال میں ہوں۔ ایک اور نے بتایا کہ وہ انجینئرنگ کے پہلے سال میں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو واقفین نو بچے کالج یا یونیورسٹی جا رہے ہیں وہ اپنے دو تین مضامین Choice بتا کر پہلے پوچھ لیا کریں کہ یہ یہ مضامین ہمیں پسند ہیں ان میں سے ہم کونسا مضمون اختیار کریں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جامعہ جانے والا کون ہے جس پر ایک طالب علم نے بتایا کہ آئندہ سال جامعہ میں جانا ہے اور جرمنی جامعہ میں جاؤں گا۔ ایک اور طالب علم نے بتایا کہ اس کا آئندہ سال جامعہ یوکے میں جانے کا پروگرام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر عرض کیا گیا کہ اس وقت فرانس سے ایک طالب علم جامعہ یوکے میں پہلے سال میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ (روزنامہ الفضل 25/اکتوبر 2008ء)

اپنا تقدس قائم کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی فرانس میں 10/اکتوبر 2008ء کو بیت مبارک پیرس میں واقفات نو بچیوں کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں سے دریافت فرمایا کہ یونیورسٹی میں کوئی بچی پڑھ رہی ہے؟

اس پر ایک بچی نے عرض کیا کہ یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہوں۔ Language میں پہلا سال ہے۔ ایک دوسری بچی نے بتایا کہ میرا میڈیکل میں پہلا سال ہے۔نو سال کا کورس ہے۔

حضور انور نے فرمایا باقیوں نے کیا کرنا ہے۔ کیا اور کوئی ڈاکٹر بننے کا ارادہ کر رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا جن بچیوں کی عمر 15 سال ہوگئی ہے کیا انہوں نے باقاعدہ وقف فارم پُر کر دیئے ہیں۔اگر نہیں کئے تو جو اپنا وقف جاری رکھنا چاہتی ہیں وہ یہ فارم پُر کریں۔

حضور انور نے فرمایا جو بچیاں کالج اور یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہیں وہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک تو ہر احمدی لڑکی کو ویسے ہی اپنا تقدس قائم رکھنا چاہئے اور یہ احساس ہونا چاہئے کہ ہم احمدی ہیں اور دوسروں سے فرق ہے لیکن جو وقف نو بچیاں ہیں وہ ان سے بھی زیادہ اپنا تقدس قائم رکھنے والی اور اپنا خیال رکھنے والی ہونی چاہئیں کیونکہ انہوں نے آئندہ جماعت کی خدمت بھی کرنی ہے اور تربیت بھی کرنی ہے۔اس لئے ہمیشہ اس ماحول میں بازار میں جاؤ تو سر پر سکارف، حجاب لے کر جاؤ۔ چاہے یہاں برا سمجھیں یا نہ سمجھیں۔فرمایا سکول میں بھی کوشش ہونی چاہئے کہ سکارف لیا جائے، پرائیویٹ سکول بھی ہیں جہاں ایسی پابندی نہیں ہے جو پرائیویٹ سکول کے خرچ برداشت کر سکتے ہیں وہ وہاں جا سکتے ہیں۔اگر سکول میں مشکل ہے تو پھر سکول کی حد تک تو سکارف اتر سکتا ہے اس کے بعد نہیں۔سکول سے نکلیں تو حجاب، سکارف لیں۔

بعدازاں کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں میں تحائف تقسیم فرمائے۔ (روزنامہ الفضل 25/اکتوبر 2008ء)

فیلڈ کا انتخاب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہالینڈ کا دورہ فرمایا۔مورخہ 14/اکتوبر 2008ء کو واقفین نو بچوں کے ساتھ کلاس منعقد ہوئی۔حضور انور نے ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ 15 سال اور اس سے اوپر کے بچے کون کون سے ہیں اور کالج یا یونیورسٹی میں جانے والے کون ہیں؟ ایک بچے نے بتایا کہ یونیورسٹی میں ہوں اور کمپیوٹر سائنس کر رہا ہوں۔ ایک طالبعلم نے بتایا کہ یونیورسٹی میں ہوں اور مکینیکل انجینئرنگ کر رہا ہوں۔حضور انور نے اسے فرمایا کہ سول انجینئرنگ کیوں نہیں کرتے۔ موصوف نے کہا کہ میں اس بارہ میں سوچ رہا تھا۔حضور انور نے فرمایا اگر دلچسپی ہے تو سول انجینئرنگ کر لو۔

حضور انور نے فرمایا جو بھی یونیورسٹی جا رہے ہیں اور ان کے پاس دو تین چانس ہیں تو وہ پوچھ لیا کریں اور راہنمائی لے لیا کریں۔ جو میڈیسن کر رہے ہیں اور جب وہ فائنل ایئر میں پہنچیں اور سپیشلائزیشن کرنے کے لئے کسی فیلڈ کا انتخاب کرنا ہے تو اس وقت پوچھ لیا کریں کہ کس فیلڈ میں سپیشلائزیشن کروں۔ایک بچے نے بتایا کہ ابھی کالج جانا ہے اور اس کے بعد میڈیسن پڑھنی ہے۔ ایک نے بتایا کہ Law پڑھنا ہے۔ایک بچے نے عرض کی ٹیکنیکل کالج کے آخری سال میں ہوں۔ ایک بچے نے بتایا کہ میڈیکل سائنس پڑھ رہا ہوں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا جو بچے 15 سال یا اس سے اوپر کے ہیں کیا انہوں نے اپنا وقف فارم پُر کر دیا ہے کہ اپنا وقف جاری رکھنا ہے۔حضور انور نے فرمایا نمازیں باقاعدہ پڑھتے ہو، پانچوں نمازیں پڑھا کرو، قرآن کریم کی تلاوت روزانہ کیا کرو، جو بچے بڑے ہوگئے ہیں وہ تلاوت کے ساتھ ساتھ ترجمہ پڑھنا شروع کر دیں۔

حضور انور نے بچوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ سکول کالج جاتے ہو اور پھر گھر آ جاتے ہو یا ہر ادھر ادھر زیادہ پھرتے تو نہیں۔تو اس پر بچوں نے عرض کیا کہ گھر آ جاتے ہیں۔فرمایا ٹھیک ہے گھر رہتے ہو۔

اس کلاس کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں میں تحائف تقسیم کئے۔

(روزنامہ الفضل 31/اکتوبر 2008ء)

پردے کے بارے میں اہم نصائح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا 14/اکتوبر 2008ء کو واقفات نو بچیوں کے ساتھ پروگرام تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں سے دریافت فرمایا کہ 15 سال سے بڑی کون ہیں۔ جو پندرہ سال سے اوپر ہیں کیا انہوں نے اپنا وقف جاری رکھنے کا فارم پُر کر دیا ہے۔ سب بچیوں نے ہاں میں جواب دیا۔ اس کلاس میں آٹھ سال سے بڑی عمر کی بچیوں نے حصہ لیا۔

حضور انور نے بچیوں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ تم عام بچیوں کی طرح نہیں ہو تمہارا لباس اچھا ہونا چاہئے، کوٹ پہننا ہے اور جینز نہیں پہننی۔ اگر پہننی ہے تو پھر اوپر لمبی قمیص پہنیں۔ دوسروں سے الگ نظر آئیں۔سر اچھی طرح ڈھکا ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بڑی بچیوں سے دریافت فرمایا کہ وہ کیا پڑھ رہی ہیں۔ ایک بچی نے بتایا کہ Mouth Hygine کا کورس اگلے سال شروع کرے گی۔ایک بچی نے بتایا کہ اس کا ہائی سکول کا آخری سال ہے۔

ایک چھوٹی بچی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خط پیش کیا اور کہا کہ میں پڑھ نہیں سکتی۔حضور پڑھ کر سنائیں۔حضور انور نے فرمایا یہ تو ڈچ لکھی ہوئی ہے میں تو نہیں پڑھ سکتا۔ پھر اس بچی نے ایک پہیلی بوجھنے کا کہا۔حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا کہ خود ہی جواب دے دو۔

اس کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام بچیوں کو تحائف عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل 31/اکتوبر 2008ء)

وقف نو کی فوج

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان کا دورہ فرمایا۔حضور انور کی مورخہ 26 نومبر 2008ء کو بیت احمدیہ کالی کٹ میں تشریف آوری ہوئی۔ پروگرام کے مطابق لجنہ اماء اللہ کیرالہ کا اجلاس تھا۔حضور اقدس نے خطاب فرمایا۔آپ فرماتے ہیں:۔

آج بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جب وقف نو کی تحریک ہوئی۔تو دنیا میں احمدی خواتین نے اپنی اولادوں کو وقف نو کے لئے پیش کیا اور اب تک کرتی چلی جا رہی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہی وقف نو کی جو فوج ہے امید ہے احمدیت کے لئے ایک اہم کردار ادا کرنے والی بنے گی۔ پس قربانیاں کرتے چلے جانا اور نیکیوں پر قائم رہتے چلے جانا اور اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرتے چلے جانا۔ ہر احمدی عورت کا خاص فرض ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی جزا بھی دیتا ہے اور اس کے پھل انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس دنیا میں بھی حاصل کریں گے اور آخرت میں بھی حاصل کریں گے۔

مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ جس طرح دنیا میں باقی جگہ عورتوں نے اپنی اولادوں کو وقف کیا کیرالہ کے علاقہ میں بھی اس علاقہ میں بھی بہت ساری خواتین نے اپنی اولادوں کو وقف نو کے لئے پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔لیکن یہ وقف پیش کرنے کے بعد ان کی ذمہ داری ختم نہیں ہوگئی بلکہ یہاں ان کی تربیت کا ایک نیا دور شروع ہوگیا ہے۔انہوں نے خاص طور پر اپنے واقفین نو بچوں کی تربیت کرکے، ویسے تو ہر بچے کی تربیت کرنا عورت کا فرض ہے، جیسا کہ میں نے کہا خدا تعالیٰ نے فرمایا اپنی اولاد کو قتل نہ کرو اور قتل نہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ ان کی اتنی بری تربیت نہ کرو کہ وہ خراب ہو جائیں اور اپنے بدانجام کو پہنچیں۔ لیکن خاص طور پر واقفین نو کو جو آپ جماعت کو تحفہ کے طور پر پیش کر رہی ہیں۔ان کی خاص طور پر ایسی تربیت کریں کہ ان کا خدا تعالیٰ سے ایک خاص لگاؤ ہو اور دین کی طرف رغبت ہو اور دنیا کی طرف سے بے رغبتی ہو۔

(روزنامہ الفضل 22 دسمبر 2008ء)

بقیہ صفحہ 6

پھر اس کے سامنے جھکتے بھی نہیں، اس سے دعا بھی نہیں کرتے۔تو یہ ایک سلسلہ جب چلتا ہے تو پھر دوسرا سلسلہ چلتا چلا جاتا ہے۔اور پھر جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے والے نہ ہوں ان پر توکل کیسے رہ سکتا ہے۔تو ایسی عورتیں پھر اپنے گھروں کو برباد کر دیتی ہیں۔خاوندوں سے علیحدہ ہونے کے مطالبے شروع ہو جاتے ہیں۔اور پھر جیسا کہ میں نے کہا کہ ایک برائی سے دوسری برائی پیدا ہوتی چلی جاتی ہے لیکن یہ صرف عورتوں کی حد تک نہیں ہے بلکہ ایسے مرد بھی ہیں جن کو میں کہوں گا کہ جن میں غیرت کی کمی ہے جو اپنی بیوی سے مطالبے کر رہے ہوتے ہیں کہ تم جہیز میں جو زیور لائی ہو مجھے دو تا کہ میں کاروبار کروں۔یا جو رقم اگر نقد ہے تو وہ مجھے دو تا کہ میں اپنے کاروبار میں لگاؤں۔اگر تو میاں بیوی کے تعلقات محبت اور پیار کے ہیں تو آپس میں افہام و تفہیم سے عورتیں دے بھی دیتی ہیں۔لیکن اگر عورت کو پتہ ہو کہ میرا خاوند نکھٹو ہے۔اس میں اتنی استعداد ہی نہیں ہے کہ وہ کاروبار کر سکے اور یہ احساس ہو کہ کچھ عرصہ بعد میرا جو اپنا سرمایہ ہے، رقم ہے وہ بھی جاتی رہے گی اور پھر گھر میں فاقہ زدگی پیدا ہو جائے گی اور وہی حالات ہو جائیں گے تو وہ نہیں دیتیں اور اس سے لڑائی جھگڑے بڑھتے ہیں۔پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض دفعہ تھوڑی بے غیرتی کی حد آگے بھی چلی جاتی ہے جب ایک دفعہ بے غیرت انسان ہو جائے تو یہ مطالبہ ہو جاتا ہے کہ بیوی کو کہا جاتا ہے کہ تمہارا باپ کافی پیسے والا ہے، امیر ہے اس لئے مجھے اتنی رقم اس سے لے کر دو تا کہ میں کاروبار کروں اور اس میں لڑکے کے گھر والے بھائی بہن وغیرہ بھی شامل ہوتے ہیں جو اس کو اکساتے ہیں کہ تم اس رقم کا مطالبہ کرو۔تو گویا اب لڑکی کے پورے سسرال کو پالنا اس کی ذمہ داری ہو جاتی ہے۔تو ایسے لوگ جو اس قسم کی حرکتیں کرتے ہیں وہ ہمیشہ وہی ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف نہ جھکنے والے اور اس پر توکل نہ کرنے والے اور اس کے احکامات اور تعلیم پر عمل نہ کرنے والے ہوتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت، جو حق ہے عبادت کرنے کا اس طرح نہ کرنیوالے ہوں ان میں کبھی توکل پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔اور پھر جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ جب عائلی معاملات میں ایسے حالات پیدا ہو جائیں تو ان حالات میں بھی عورتوں پر ہی ظلم یہ ہوتا ہے کہ اگر مردوں کی ڈیمانڈ (Demand) پوری نہ کی جائیں تو ان کو گھر سے نکال دیا جاتا ہے اور بڑی تکلیف دہ صورتحال ہوتی ہے''۔

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 51-250)

مکرم عبدالحلیم احمد صاحب

چھوڑ دو حرص کرو زہد و قناعت پیدا

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''اور یہ دنیا کی زندگی غفلت اور کھیل تماشا کے سوا کچھ نہیں اور یقیناً آخرت کا گھر ہی دراصل حقیقی زندگی ہے۔ کاش کہ وہ جانتے''۔

(العنکبوت 65)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

''لوگوں کیلئے طبعاً پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں کی اور اولاد کی اور ڈھیروں ڈھیر سونے چاندی کی اور امتیازی نشان کے ساتھ داغے ہوئے گھوڑوں کی اور مویشیوں اور کھیتوں کی محبت خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے۔ یہ دنیوی زندگی کا عارضی سامان ہے اور اللہ وہ ہے جس کے پاس بہت بہتر لوٹنے کی جگہ ہے''۔

(آل عمران آیت 15)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

''متقی بنو، سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے۔ قناعت اختیار کرو سب سے زیادہ شکر گزار بن جاؤ گے''۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الورع والتقویٰ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

قناعت ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔

(رسالہ قشیریہ باب القناعۃ ص 21)

مجلس شوریٰ 2010ء میں رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں منظور شدہ سفارشات میں ایک سفارش یہ بھی تھی کہ:۔

موجودہ حالات بالخصوص مہنگائی کے تناظر میں مالی وسائل، عدم برداشت، آمدنی کم اخراجات زیادہ اور میڈیا (Media) کے اثر کے ماتحت خواہشات کا بڑھ جانا اور ناجائز مطالبات کرنا بھی طلاق کا باعث بنتا ہے۔ قناعت پسندی کی طرف توجہ دلانا خصوصاً شادی کی عمر کو پہنچنے والے لڑکے اور لڑکی کو اس بارہ میں سمجھانا ضروری ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان خدا اور اس کے رسول کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل کرے تو یہ دنیا بھی اس کے لئے جنت بن سکتی ہے۔ دنیا کے لالچوں سے بچنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے یہ خوشخبری دی ہے کہ

''کامیاب ہو گیا وہ شخص جو اسلام لایا اور اسے بکفایت رزق دیا گیا اور جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے اسے عطاء کیا وہ اسی پر راضی ہو گیا''۔

(مسلم کتاب الزکاۃ باب فی الکفاف والقناعۃ)

حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول مجھے کوئی ایسا کام بتائیں کہ جب میں اسے کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرنے لگے اور باقی لوگ بھی مجھے چاہنے لگیں۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا سے بے رغبت اور بے نیاز ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا۔ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کی خواہش چھوڑ دو لوگ تم سے محبت کرنے لگ جائیں گے۔

(ابن ماجہ کتاب الزھد باب الزھد فی الدنیا)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''جس قدر انسان کشمکش سے بچا ہوا ہو اسی قدر اس کی مرادیں پوری ہوتی ہیں کشمکش والے کے سینہ میں آگ ہوتی ہے۔ اور وہ مصیبت میں پڑا ہوا ہوتا ہے۔ اس دنیا کی زندگی میں بھی یہی آرام ہے کہ کشمکش سے نجات ہو۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار چلا جاتا تھا۔ راستے میں ایک فقیر بیٹھا تھا جس نے بمشکل اپنا ستر ہی ڈھانکا ہوا تھا۔ اس نے اس سے پوچھا کہ سائیں جی کیا حال ہے؟ فقیر نے اسے جواب دیا کہ جس کی ساری مرادیں پوری ہو گئی ہوں اس کا حال کیسا ہوتا ہے؟ اسے تعجب ہوا کہ تمہاری ساری مرادیں کس طرح پوری ہو گئی ہیں فقیر نے کہا کہ جب ساری مرادیں ترک کر دیں تو گویا سب حاصل ہو گئیں حاصل کلام یہ ہے کہ جب یہ سب حاصل کرنا چاہتا ہے تو تکلیف ہی ہوتی ہے۔ لیکن جب قناعت کر کے سب کو چھوڑ دے تو گویا سب کچھ ملتا ہوتا ہے''۔ (ملفوظات جلد دوم ص 326)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی نظم و نثر میں افراد جماعت کی تربیت کے لئے مختلف رنگ میں راہنمائی فرمائی ہے۔ آپ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔ ؎

چھوڑ دو حرص کرو زہد و قناعت پیدا
زر نہ محبوب بنے سیم دل آرام نہ ہو

آپ اس شعر میں ہمیں حرص اور لالچ کو چھوڑنے اور نیکی، تقویٰ اور قناعت پسندی کی عادت اختیار کرنے کی نصیحت فرماتے ہیں۔ دراصل قناعت کے ذریعہ انسان اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کے نتیجہ میں انسان اللہ کے فضلوں اور برکتوں کا حقدار بنتا ہے۔

اللہ کی خاطر قناعت اختیار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرے تواضع اور انکساری کرتے ہوئے ہمیشہ اس کے حضور جھکنے والا ہو۔ پورے انہماک اور ذوق و شوق کے ساتھ نمازوں کو قائم کرنے والا ہو۔ کم کھانے پر اکتفاء کرنے والا اور حرص و طمع سے بچنے والا ہو۔ اور جو کچھ اسے میسر ہو اس پر راضی رہنے والا ہو۔

لیکن اس کے برعکس کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو طمع اور لالچ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ صرف دنیا ہی ان کا مقصود ہوتی ہے۔ ان کی سوچ یہ ہوتی ہے کہ ان کے پاس کوٹھیاں اور بنگلے ہوں۔ خوبصورت اور مالدار عورتوں سے ان کی شادی ہو اور ڈھیروں ڈھیر مال ان کے پاس ہو۔ خواہ جائز یا ناجائز کسی بھی طریقے سے وہ حاصل ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''ایک مومن کی یہ شان نہیں ہے کہ ان عارضی سامانوں کے پیچھے پھرتا رہے دنیا کے پیچھے پھرنا تو کافروں کا کام ہے۔ غیر مومنوں کا کام ہے۔ تمہارا مطمح نظر تو اللہ تعالیٰ کی رضاء اس کی عبادت اور اس کی مخلوق کی خدمت ہونا چاہئے''۔

(خطبات مسرور ص 279 جلد دوم)

''مومن کا کام یہ ہے کہ اصل مقصود اس کا اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔ نہ کہ دنیا کے پیچھے دوڑنا اور جب تک انسان میں قناعت پیدا نہ ہو۔ سادگی پیدا نہ ہو وہ ہمیشہ مالی لحاظ سے اپنے سے بہتر کو دیکھ کر بے چین ہو جاتا ہے۔ اگر قناعت ہو گی تو اس کو کوڑی کی بھی پرواہ نہیں ہو گی کہ فلاں کے پاس کیا ہے اور کیا نہیں ہے''۔

(خطبات مسرور جلد دوم ص 280)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اپنے خاص بندوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کی ایک علامت یہ بیان فرماتا ہے:۔

''وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو اسراف نہیں کرتے اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ اس کے درمیان اعتدال ہوتا ہے''۔ (الفرقان 67)

دراصل اعتدال پسندی کو ہی دوسرے لفظوں میں قناعت کہا جاتا ہے۔ اس کے ذریعہ انسان اپنے ہوا و ہوس کے جذبات پر قابو پاتا ہے اور اس کے اندر برداشت اور صبر و شکر کے جذبات نشوونما پاتے ہیں۔ اس خلق کو پیدا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے کیا ہی عمدہ طریق ہمیں سکھایا ہے۔ فرمایا:۔

''اور اپنی آنکھیں اس عارضی متاع کی طرف نہ پسار جو ہم نے ان میں سے بعض گروہوں کو دنیوی زندگی کی زینت کے طور پر عطاء کی ہے۔ تاکہ ہم اس میں ان کی آزمائش کریں اور تیرے رب کا رزق بہت اچھا اور زیادہ رہنے والا ہے''۔ (طٰہٰ 132)

دنیا کی کشش سے انسان خود بھی متاثر ہوتا ہے اور اگر خود کسی حد تک محفوظ بھی ہو تو اہل و عیال کے اس طرف میلان کے خدشات موجود رہتے ہیں۔ اس لئے اس سے اگلی آیت میں اس طرف توجہ دلائی کہ اس سے بچاؤ کے لئے اللہ کی طرف ہی جھکنا اور نمازوں کا دائمی قیام ہے۔ فرمایا:۔

''اور گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ ہم تجھ سے کسی قسم کا رزق طلب نہیں کرتے۔ ہم ہی تو تجھے رزق عطاء کرتے ہیں اور نیک انجام تقویٰ ہی کا ہوتا ہے (طٰہٰ 133)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''مومن کا کام ہے کہ پوری محنت سے اپنے کام پر توجہ دے۔ تمام میسر وسائل کو بروئے کار لائے اور پھر جو کچھ حاصل ہو اس پر قناعت کرے اور الحمدللہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے اس طرح نوازتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے''۔

(خطبات مسرور جلد دوم ص 281)

''جب قناعت کی عادت پڑ جائے تو ان چیزوں کی کوئی اہمیت نہیں رہتی جنہیں پہلے وہ بہت اہم سمجھتا تھا۔ اور اس طرح بچت کی بھی عادت پڑ جاتی ہے۔ اور ایک احمدی کو بچت کی عادت پڑتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی خاطر مالی قربانی کی بھی عادت پڑ جاتی ہے۔ پھر ایک نیکی سے دوسری نیکیاں جنم لیتی رہتی ہیں۔۔۔''

(خطبات مسرور جلد دوم ص 282)

اللہ تعالیٰ کی عطاء پر راضی رہنا اور اس کی ذات پر پورا توکل کرنا اور مشکل وقت میں اسی کے حضور جھکنا اور اس سے مشکلات کا حل چاہنا اور دنیا کو اپنا مطلوب نہ بنانا بلکہ دین کو ترجیح دینا یہی مناسب راہ ہے جس پر چل کر انسان حقیقی خوشحالی حاصل کر سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''میاں بیوی کے جھگڑے ہیں یہ بھی توکل میں کمی کی وجہ سے ہی ہوتے ہیں اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ عورتوں میں قناعت کا مادہ کم ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنے خاوند کی جیب کو دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھ کھولے، اپنے دوستوں، سہیلیوں یا ہمسایوں کی طرف دیکھتی ہیں جن کے حالات ان سے بہتر ہوتے ہیں اور پھر خرچ کر لیتی ہیں، پھر خاوندوں سے مطالبہ ہوتا ہے کہ اور دو۔ پھر آہستہ آہستہ یہ حالت مزید بگڑتی ہے اور اس قدر بے صبری کی حالت اختیار کر لیتی ہے کہ بعض دفعہ باوجود اس کے کہ دو دو تین تین بچے بھی ہو جاتے ہیں لیکن اس بے صبری کی حالت کی وجہ سے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل نہ ہونے کی وجہ سے۔ کیونکہ ایسے لوگ صرف دنیاداری کے خیالات سے ہی اپنے دماغوں کو بھرے رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر اس وجہ سے یقین بھی کم ہو جاتا ہے اور اگر خدا تعالیٰ پر یقین نہ ہو تو

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم ایاز احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دوست مکرم عثمان احمد طالع صاحب مربی سلسلہ سیرالیون کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے مورخہ 6/اپریل 2011ء کو بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے نومولود کو تحریک وقف نو میں شامل فرماتے ہوئے شایان احمد نام عطا فرمایا ہے نومولود مکرم سعادت احمد اشرف صاحب بشیر آباد ضلع ٹنڈو الہ یار کا پوتا مکرم رشید احمد نوید صاحب بشیر آباد ضلع ٹنڈو الہ یار کا نواسہ، مکرم حیات محمد گولیکی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور مکرم خوشی محمد صاحب باڈی گارڈ حضرت مصلح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی طویل فعال زندگی عطا فرمائے نیز خادم دین، صالح، ہمیشہ ردائے خلافت سے چمٹے رہنے والا اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم مرتضیٰ احمد صاحب دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم عادل شہزاد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے مورخہ 9/اپریل 2011ء کو دو بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے نومولود کا نام ارسلان احمد عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم عبدالمجید صاحب کارکن وقف جدید کا پوتا اور مکرم محمد اکرم صاحب آف تلونڈی موسیٰ خان ضلع گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی طویل فعال زندگی عطا فرمائے۔ نیز خادم دین، صالح، ہمیشہ ردائے خلافت سے چمٹے رہنے والا اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم الٰہی بخش صاحب مرحوم رحمٰن کالونی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ بشریٰ سکندر صاحبہ زوجہ مکرم مرزا سکندر بیگ صاحب شدید بیمار ہیں۔ چلنے پھرنے اور بولنے سے معذور ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم لطیف احمد شاہد صاحب کاہلوں دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری چھوٹی بیٹی مکرمہ عطیۃ العزیز صاحبہ زوجہ مکرم محمد عابد حسین صاحب کو مورخہ 9 فروری 2011ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم ماسٹر عبدالعزیز صاحب کی پوتی ہے۔ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خولہ حسین نام عطا فرمایا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو بابرکت زندگی عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم مبشر احمد صاحب ابن مکرم محمد ظفراللہ صاحب ٹاؤن شپ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم مدثر احمد صاحب اور بہو مکرمہ عفیفہ مریم صاحبہ بنت مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب لندن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 14 فروری 2011ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت توصیف احمد عطا فرمایا ہے اور اس کو وقف نو میں قبول فرمایا ہے۔ نومولود والد کی طرف سے مکرم میاں خدا بخش بھیروی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور والدہ کی طرف سے مکرم مرزا لطیف احمد صاحب ابن مکرم مرزا شریف احمد صاحب قادیانی کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی فعال لمبی زندگی عطا فرمائے نیز نیک صالح، سعادت منداور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم قمر رضا نیر صاحب معلم وقف جدید پوڑانوالہ ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مظفر احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ نازیہ مظفر صاحبہ کشمیر کی درخت سے گرنے کی وجہ سے ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور چار ماہ سے چارپائی پر ہیں کوئی حرکت نہیں کرسکتیں ۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے میری بھابی کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ یوم مسیح موعود

مکرم منیر احمد بھٹی صاحب معلم سلسلہ نبی سرروڈ ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

25 مارچ 2011ء کو جماعت احمدیہ نبی سرروڈ ضلع عمرکوٹ کو جلسہ یوم مسیح موعود زیر صدارت مکرم منور احمد صاحب صدر نبی سرروڈ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مکرم ظہیر احمد صاحب قائد مجلس نبی سرروڈ نے حضرت مسیح موعود کا عشق رسولؐ کے موضوع پر اور خاکسار نے حضرت مسیح موعود کا بچپن، جوانی اور 23 مارچ کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر محترم صدر صاحب نے 23 مارچ اور ہماری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور دعا کروائی حاضری 52 رہی۔

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالحلیم فاروقی صاحب ملتان روڈ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ صادقہ بیگم مسرت صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحمید فاروقی صاحب مرحوم قضائے الٰہی سے مورخہ 28 مارچ 2011ء کو ماڈل ٹاؤن لاہور میں بعمر 82 سال وفات پاگئیں۔ اسی دن بعد نماز عصر احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن میں مکرم منصور احمد صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور اسی قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم جاوید عمر چغتائی صاحب امیر ضلع ساہیوال نے دعا کروائی۔ آپ کی پیدائش 28/اکتوبر 1928ء کو مشہور تاریخی مقام دہلی دروازہ کی مبارک منزل میں ہوئی تھی۔ آپ کا تعلق لاہور میں جماعت احمدیہ کی معروف میاں فیملی آف بیرون دہلی دروازہ سے تھا۔ آپ مکرم میاں عبدالمجید چغتائی صاحب کی بیٹی، حضرت میاں چراغ دین صاحب رئیس لاہور کی پوتی ، حضرت میاں معراج دین صاحب کی نواسی ، حضرت حکیم محمد حسین المعروف مرہم عیسیٰ کی سگی بھتیجی اور مکرم میاں محمد عمر چغتائی صاحب پہلے نامزد قائد خدام الاحمدیہ لاہور کی سگی ہمشیرہ تھیں۔ آپ کے بچپن کا بڑا حصہ حضرت اماں جان اور دیگر بزرگان سلسلہ کی شفقت اور باکمال روحانی ، دینی ماحول میں گزرا۔ اور اکثر جماعت کیلئے اپنے خاندان کی خدمات کے واقعات ذوق وشوق سے سناتی تھیں۔ خاکسار کی والدہ ایک انتہائی صابر ، دعا گو اور غریب پرور تھیں ۔ خلیفہ وقت اور نظام جماعت کے ساتھ ایک گہرا اور قریبی تعلق تھا۔ باصبر، عبادت گزار اور حوصلہ مند خاتون تھیں ۔ باقاعدگی سے قرآن پاک کی تلاوت اور درثمین اور کلام محمود نہایت خوش الحانی سے پڑھتی تھیں۔ والدہ محترمہ نے زندگی میں دو بڑے صدموں کو انتہائی حوصلے اور صبر سے برداشت کیا۔ پہلا صدمہ شوہر کی وفات تھی جن کا انتقال 1977ء میں ہوا تھا۔ اس کے بعد سے بیوگی کا 34 سالہ عرصہ نہایت صبر حوصلہ کے ساتھ گزارا۔ دوسرا صدمہ سب سے بڑے بیٹے مکرم عبدالحکیم فاروقی صاحب کی 1983ء میں وفات تھی۔ بعدازاں مرحوم بیٹے کے بچوں کا خیال اپنے بچوں سے بڑھ کر رکھا اور ان کی شادیاں بھی کرائیں ۔ اپنی بہوؤں سے سلوک بالکل بیٹیوں جیسا رکھا۔ اور اپنے پوتے پوتیوں سے شفقت و محبت رکھتی تھیں۔ ہم بھائیوں کی پرورش صبر اور استقامت کے ساتھ کی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹے خاکسار، مکرم عبدالشکور فاروقی صاحب اور مکرم عبدالعلیم فاروقی صاحب یادگار چھوڑے ہیں جو بوقت وفات آپ کے پاس ہی موجود تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے والدہ محترمہ کو اعلیٰ مقام دے نیز پسماندگان کو مقبول خدمت دین کی توفیق دے اور حامی وناصر ہو۔ آمین

اعلان داخلہ

دی یونیورسٹی آف لاہور نے درجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

پی جی ڈپلومہ ان الٹراساؤنڈ (6 ماہ)
ایم فل جنرل الٹراساؤنڈ (2 سال)
ایم فل، فیٹل میڈیسن الٹراساؤنڈ (2 سال)
ایم فل، OBGYN، ویسکولر، میسکولوسکیلیٹل الٹرا ساؤنڈ۔ داخلہ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 20/اپریل 2011ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ www.airsmi.com وزٹ کریں۔ (042-37521116-8)

کراچی انسٹیٹیوٹ آف اکنامکس اینڈ ٹیکنالوجی نے ایوننگ اینڈ ویک اینڈ پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

ایم بی اے مارکیٹنگ، ایچ آر ایم، فنانس، اسلامک فنانس، ایڈورٹائزنگ اینڈ میڈیا،
ایم ایس، مارکیٹنگ، ایچ آر ایم، فنانس، پروڈکشن مینجمنٹ
ایم ٹی این ٹیلی کام اینڈ نیٹ ورکس، ایم سی ایس، ایم ایس، سی ایس، ایم ایس (انجینئرنگ مینجمنٹ)
پی ایچ ڈی انجینئرنگ کمپیوٹر سائنس

داخلہ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 23/اپریل 2011ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ www.pafkiet.edu.pk وزٹ کریں۔ (021-34546872)

(نظارت تعلیم)

شبابی®
ہربل بریسٹ روغن
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

تبصرہ

''راگنی'' اور ''دھواں دھواں''

از پروفیسر محمد اکرام احسان

مکرم پروفیسر محمد اکرام احسان بنیادی طور پر نثر نگار ہیں۔ آپ ایک خوبصورت شخصیت اور حساس دل کے مالک ہیں۔ ان کا حساس دل معاشرے کی بے حسی پر کڑھتا ہے۔مختلف واقعات اوراشیاء کا حقیقی انداز میں مشاہدہ، تجزیہ اورانہیں بڑی سادگی سے پیش کرنا انہیں خوب آتا ہے۔ آپ کی تحریر میں ایک نمایاں خوبی یہ بھی ہے کہ آپ ہر چیز اور ہر معاملہ کا گہری نظر سے مشاہدہ کرکے کوئی نہ کوئی مثبت پہلو نکال لیتے ہیں۔ ان کی خوبصورت تحریر اوراس کے اندر موجود حقیقت اور مقصدیت پڑھنے والے کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

حالیہ دنوں میں ان کی دو کتابیں ''راگنی'' اور ''دھواں دھواں'' شائع ہو کر ادبی حلقوں میں قبول عام کی سند حاصل کر چکی ہے۔

بقول پروفیسر ریاض احمد قادری صاحب گورنمنٹ کالج سمن آباد فیصل آباد

''پروفیسر اکرام صاحب بہت منفرد اور ممتاز سوچ کے حامل ہیں۔ زندگی اور دنیا کے بارے میں ان کا اپنا ایک نقطہ نظر ہے۔ وہ زندگی کو بہت قریب سے دیکھتے ہیں اور ہر شے کی حقیقت تلاش کرنے کی سعی جلیلہ کرتے ہیں۔ وہ اپنے قاری کو الجھاتے اور پہیلیوں کا شکار نہیں کرتے وہ سیدھی سیدھی بات کرتے ہیں''۔

ان کی کتاب ''راگنی'' کے بارے میں جناب قمر حجازی صاحب کہتے ہیں۔

کتاب ''راگنی'' اپنے اندر گہرائی اور گیرائی لئے ہوئے ہے۔ بظاہر سیدھی سادی سی ایک شخص کی کہانی ہے مگر اس کے باطن میں پوری انسانیت بلکتی اور دم توڑتی نظر آتی ہے۔

مکرم ومحترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب کی طرف سے پسندیدگی اور ان کی رائے کسی بھی مصنف کے لئے اعزاز اور فخر کی بات ہے۔آپ لکھتے ہیں:۔

''مکرم اکرام صاحب نے سادہ اور دلکش انداز میں ہماری اپنی زندگی کی تصویر کشی کی ہے ''راگنی'' پڑھ کر کسی یونانی کلاسیکی کہانی کا گمان ہوتا ہے۔ انہوں نے ہمارے اپنے زندگی کے ان حقائق کی چہرہ نمائی کی ہے۔ جو ہمارے گردوپیش میں اکثر ہمیں نظر نہیں آتے۔ کتاب کا انتساب۔ آغاز (خطبہ حج الوداع) اور اختتام (ماں، بیٹا) کتاب کو سمجھنے کے لئے کلید کی حیثیت رکھتے ہیں''۔

ان کی خوبصورت کتاب ''راگنی'' سے چند اقتباسات

☆ بلند ظرفی انسان کو بلند مقام پر فائز کردیتی ہے۔ دوسروں کو کمتر سمجھنے والے صرف کم تر لوگ ہوتے ہیں۔

☆ شیشہ اعلیٰ ترین سچائیوں میں سے ایک خوبصورت سچائی ہے۔ شیشہ میں ایک دلچسپ خصوصیت دوسروں کے راز افشا نہ کرنا ہے۔

☆ خوش قسمت وہ ہے جو درخت لگائے اور دوسروں کے لئے غذا کے طور پر کھانے کا بندوبست کرے۔ یہی انسانیت کی معراج ہے۔

☆ اسی طرح ان کی کتاب ''دھواں دھواں'' سے چند اقتباسات۔

☆ چھوٹے بڑے مکان بنا کر اور ان میں خود کو مقید کرکے اکثر انسان مظاہر فطرت سے دور رہتے ہیں۔ کھلی ہوائیں۔ قدرت کی رنگینیاں اور معصوم مسکراتی فصلیں، پرندوں کی دل لبھانے والی آوازیں اور تحت الشعور کو ہلانے والی قدرتی خوشبوؤں سے دوری طرح طرح کی ذہنی اور جسمانی الجھنوں کو جنم دے رہی ہیں۔

☆ بارش سب پر بلا تخصیص برستی ہے۔ سورج سب کے لئے روشنی بکھیرتا اور حرارت کا سبب ہے۔ چاند اور ستارے سب کو اپنی روشنی سے محظوظ کرتے ہیں۔ ہوا میں سارے انسان سانس لیتے ہیں۔ پانی سب انسانوں کے لئے وافر ہے۔ آخر ساری دنیا کے لوگ ان چیزوں پر غور کیوں نہیں کرتے اور باہم پیار ومحبت اور عزت واحترام سے کیوں نہیں رہتے؟

☆ زندگی بذات خود خوبصورت ہے کسی بھی جاندار کا بچہ خوبصورتی کے پہاڑ ساتھ لئے ہوتا ہے۔ اس میں بلا کی کشش ہوتی ہے۔ دل موہ لینے والے انداز اور نخرے ہوتے ہیں۔ خاص طور پر انسانی بچہ، روح کی گہرائیوں میں اترنے والے۔ پیار کے لئے مجبور کرنے والی معصومانہ سپردگی لئے ہوئے ہوتا ہے۔ سارے جہان کی دولت اس کی بے تکلفانہ مسکراہٹ پر قربان کردی جائے تو کم ہے۔

خوبصورت سرورق اور عمدہ چھپائی کے ساتھ دونوں کتب ادب سے لگاؤ رکھنے والوں کے لئے اچھا تحفہ ہیں۔ (عبدالصمد قریشی)

درخواست دعا

۞ مکرم حافظ علی منیر صاحب واہ کینٹ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد مکرم منیر احمد صاحب بعارضہ قلب بیمار ہیں کامل شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

۞ مکرم عدیل احمد وڑائچ صاحب دارالبرکات تحریر کرتے ہیں۔

میرے ماموں مکرم رائے سلطان احمد صاحب صدر جماعت بھڑی شاہ رحمٰن کے بیٹے مکرم گلفام احمد عمر صاحب کو ڈاکٹروں نے پھیپھڑوں کا کینسر تشخیص کیا ہے۔ ان کو 28 سال کی عمر میں اس موذی بیماری کا سامنا ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ خداتعالیٰ اپنے فضل سے موصوف کو صحت وسلامتی والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

تبدیلی نام

۞ مکرمہ نائلہ ملک صاحبہ نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ خاکسار نے اپنا نام نائلہ جمشید سے تبدیل کرکے نائلہ ملک رکھ لیا ہے آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 16/اپریل

طلوع فجر	4:12
طلوع آفتاب	5:37
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:40

حب جدوار
ہر قسم کے سردرد کیلئے ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ہر علاج ناکام ہو تو انشاءاللہ
ہولز موپیتھی سے شفا ممکن ہے۔ علاج/تعلیم کیلئے
بانی ہومیوڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد 0334-6372030 047-6214226

ماسٹر مائینڈ
خصوصی پیکیج کے ساتھ
کنورٹر
کم از کم ریٹ
زیادہ سے زیادہ گارنٹی کے ساتھ
سٹیبلائزر
کم از کم وولٹیج
پرکامیاب سٹیبلائزر
تاج اینڈ سنز الیکٹرک سٹور ربوہ
فون: 0476-213765,03317797210

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Rabwah
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

FD-10

پلاٹ برائے فروخت
ایک کنال پلاٹ بمعہ چاردیواری اور ایک کمرہ سنہری موقع صرف 8 لاکھ 50 ہزار روپے میں
80 فٹ فرنٹ کے ساتھ
واقع محلّہ نصرت کالونی نزد بیت النصرت
رابطہ نمبر: 0333-6707323

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868 Mob: 0333-6706870
Res:6212867
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
اٹک پٹرولیم
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
سروس اسٹیشن کی سہولت پمپ کے اندر بھی موجود ہے
ڈسکاؤنٹ ریٹ کے ساتھ
کار فل سروس -/150
کار واش -/70
جنریٹر کی سہولت
نئی انتظامیہ کے ساتھ
احمد نگر نزد ربوہ۔ سرگودھا فیصل آباد روڈ رابطہ: 0321-7715564,0300-8403289